السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جواہل کار سرکاری طور پر کسی کام کے لیے تعینات ہوتے ہیں، ان کو تحفہ وغیرہ دینا اوران کے تحائف قبول کرنا شرعا کیا حکم رکھتا ہے؟ تفصیل سے ہماری راہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سرکاری طور پر جو آدمی کسی کام کے لیے تعینات ہے اوراسے باقاعدہ اس کام کی تنخواہ ملتی ہے تو ایسے لوگوں کو تحائف دینا اوران کے تحائف قبول کرنا ناجائز اور حرام ہے کیونکہ وہ اس کام کی باقاعدہ تنخواہ لیتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''جس شخص کو ہم کسی کام پر تعینات کریں اور ہم اسے اس کام کا مقررہ معاوضہ بھی دیں تو پھر وہ جو کچھ بھی اس تنخواہ کے علاوہ لے گا وہ خیانت ہوگی۔''[1]

سرکاری اہل کار کو چاہیے کہ وہ دیانت داری کے ساتھ اپنا کام سرانجام دے، اس پر وہ کسی قسم کا تحفہ قبول نہ کرے کیونکہ ایسا کرنا رشوت اورخیانت میں شامل ہے ہاں اگر تحفہ کسی غرض کے بغیر ہو اوراسے عہدہ سے پہلے بھی تحفہ دیا جاتا تھا تو اسے قبول کرنے میں چنداں حرج نہیں ہے، اگر ایسا نہیں ہے تو لازماً تحفہ دینے والا سرکاری اہل کار کو اپنی طرف مائل کر کے اپنے مقاصد کو اس کے ذریعے پورا کرنا چاہتا ہے اوراپنے حق میں فیصلہ کرانا چاہتا ہے۔ لہٰذا ایسے حالات میں سرکاری اہل کار کو تحفہ دینے اوراسے قبول کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے بھائی کی سفارش کرے پھر اسے تحائف دیے جائیں اوروہ انہیں قبول کرے تو یہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے کو آیا ہے۔''[2]

لہٰذا ایسے حالات میں تحائف دینے اورلینے سے اجتناب برتنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابوداود، البیوع: ۲۹۴۳۔

[2] ابوداود، البیوع: ۳۵۴۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:505

محدث فتویٰ